بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم جمعہ

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵ | ۱۳ جمادی الثانی ۱۳۹۱ھ، ۶ ظہور ۱۳۵۰ ہش، ۶ اگست ۱۹۷۱ء | نمبر ۱۸۱

98

اخبار احمدیہ

ربوہ ۵ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اسلام آباد سے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و سلامتی کے ساتھ تادیر سلامت رکھے اور ہر آن آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

فضل عمر درس القرآن کلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوگئی

کلاس کے طلباء کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کا پیغام

ربوہ ۵ ظہور۔ کل ۴ ظہور کو فضل عمر درس القرآن کلاس ایک مہینہ تک جاری رہنے کے بعد بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوگئی۔ بعد نماز عصر ایوان محمود میں وسیع پیمانے پہ ایک الوداعی تقریب منعقد ہوئی جس میں طلباء و اساتذہ کے علاوہ متعدد بزرگان سلسلہ و احباب جماعت شامل ہوئے۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو کہ مکرم حبیب اللہ صاحب نے کی بعد ازاں مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے اپنی ایک نظم جو اس موقع کے لئے کہی گئی تھی پڑھ کر سنائی۔ محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے کلاس کی رپورٹ پڑھی اور نتائج کا اعلان فرمایا نیز آپ نے بتایا کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں درخواست کی گئی کہ حضور اس موقع کے لئے کوئی خاص نصیحت فرمائیں اور ہدایات سے نوازیں تو حضور نے کلاس کے طلباء و طالبات کے لئے ازراہ شفقت یہ پیغام اپنے دستِ مبارک سے رقم فرمایا:۔

"نصیحت یہ ہے کہ میری نصائح پر جو وقتاً فوقتاً ملتی رہتی ہیں سب عمل کریں۔"

(باقی صفحہ ۶ پر)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقیقی نیکی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبّتِ ذاتی رگ و ریشہ میں سرایت کر جائے

جب ایسی محبّت خدا تعالیٰ سے ہوجائے تو اس میں ایک خاص کشش پیدا ہوجاتی ہے

"نیکی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے پاک تعلقات قائم کئے جاویں اور اس کی محبتِ ذاتی رگ و ریشہ میں سرایت کر جاوے جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَ اِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ عدل یہ ہے کہ اس کی نعمتوں کو یاد کر کے اُس کی فرمانبرداری کرو اور کسی کو اُس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور اُسے پہچانو اور اس پر ترقی کرنا چاہو تو درجہ احسان کا ہے اور وہ یہ ہے کہ اُس کی ذات پہ ایسا یقین کر لینا کہ گویا اس کو دیکھ رہا ہے اور جن لوگوں نے تم سے سلوک نہیں کیا۔ ان سے سلوک کرنا۔ اور اگر اس سے بڑھ کر سلوک چاہو تو ایک اور درجہ نیکی کا یہ ہے کہ خدا کی محبت طبعی محبت سے کرو۔ نہ بہشت کی طمع نہ دوزخ کا خوف ہو۔ بلکہ اگر فرض کیا جاوے کہ نہ بہشت ہے نہ دوزخ ہے تب بھی جوشِ محبت اور اطاعت میں فرق نہ آوے۔ ایسی محبت جب خدا تعالیٰ سے ہو تو اس میں ایک کشش پیدا ہو جاتی ہے اور کوئی فتور واقع نہیں ہوتا۔ مخلوقِ خدا سے ایسے پیش آؤ کہ گویا تم اُن کے حقیقی رشتہ دار ہو۔ یہ درجہ سب سے بڑھ کر ہے کیونکہ احسان میں ایک مادہ خودنمائی کا ہوتا ہے اور اگر کوئی احسان فراموشی کرتا ہو تو محسن جھٹ کہہ اٹھتا ہے کہ میں نے تیرے ساتھ فلاں احسان کئے لیکن طبعی محبت جو کہ ماں کو بچے کے ساتھ ہوتی ہے اس میں کوئی خودنمائی نہیں ہوتی۔ ... اکثر دفعہ ماں، باپ، بوڑھے ہوتے ہیں اور ان کو اولاد ہوتی ہے تو ان کو کوئی امید بظاہر اولاد سے فائدہ اٹھانے کی نہیں ہوتی لیکن باوجود اس کے پھر بھی وہ اس سے محبت اور پرورش کرتے ہیں۔ یہ ایک طبعی امر ہوتا ہے جو محبت اس درجہ تک پہنچ جاوے اس کا اشارہ اِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی میں کیا گیا ہے کہ اس قسم کی محبت خدا تعالیٰ کے ساتھ ہونی چاہیئے نہ مراتب کی خواہش نہ ذلت کا ڈر۔ جیسے آیت لَا نُرِیْدُ مِنْکُمْ جَزَآءً وَّلَا شُکُوْرًا سے ظاہر ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۱۸۱-۱۸۲)

مسلمانانِ فلپائن پر ظلم و تشدد کے خلاف

صدر فلپائن کے نام احمدیہ مسلم مشن لائبیریا کا احتجاجی تار

حکومت سے مسلمانوں کے جان و مال کی حفاظت کرنے کا مطالبہ

فلپائن میں مسلمانوں پر جو مظالم ڈھائے گئے اور انہیں تشدد کا نشانہ بنایا گیا ان کے خلاف احمدیہ مسلم مشن لائبیریا نے صدر فلپائن کے نام جو احتجاجی تار ارسال کیا ہے اس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

"بخدمت صدرِ مملکتِ فلپائن۔ منیلا

ہم فلپائن میں مسلمانوں کے قتلِ عام اور مساجد کو نذرِ آتش کئے جانے کی پُرزور مذمت کرتے ہیں۔ حکومت کی طرف سے مسلمانوں کو بھی تحفظِ جان و مال کے وہی حقوق حاصل ہونے چاہئیں جو فلپائن کے دوسرے شہریوں کو حاصل ہیں۔ ہم آپ کی طرف سے جواب کے منتظر ہیں۔

(احمدیہ مسلم مشن۔ منروویا۔ لائبیریا)"

(مسعود احمد پبلشر ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
۶ ظہور ۱۳۵۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایمانِ کامل اور اُس کے تین لوازم

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی بعثت کی ایک بنیادی غرض بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"میں اِس لئے بھیجا گیا ہوں کہ تا ایمانوں کو قوی کروں اور خدا تعالیٰ کا وجود لوگوں پہ ثابت کر کے دکھلاؤں کیونکہ ہر ایک قوم کی ایمانی حالتیں نہایت کمزور ہو گئی ہیں اور عالمِ آخرت صرف ایک افسانہ سمجھا جاتا ہے اور ہر ایک اِنسان اپنی عملی حالت سے بتا رہا ہے کہ وہ جیسا کہ یقین دُنیا اور دنیا کی جاہ و مراتب پر رکھتا ہے اور جیسا کہ اس کو بھروسہ دنیوی اسباب پر ہے یہ یقین اور بھروسہ ہرگز اس کو خدا تعالیٰ اور عالمِ آخرت پر نہیں۔ زبانوں پر بہت کچھ ہے مگر دلوں میں دُنیا کی محبت کا غلبہ ہے۔" (کتاب البریہ ص۲۹۳)

ایمانوں کو قوی کرنے اور اسے دلوں میں راسخ کرنے کے لئے ضروری تھا کہ آپ دُنیا پر واضح فرماتے کہ حقیقی اور کامل ایمان سے کیا مراد ہے اور اس کی علامات کیا ہیں۔ چنانچہ آپ نے ایمان، اس کی جزئیات، اس کی گوناگوں کیفیات اور اس کے نہایت درجہ طیب و شیریں ثمرات پہ اپنی پُر معارف کتب میں بہت تفصیل سے اور بہت ہی روح پرور انداز میں روشنی ڈالی ہے۔ ان سب تحریرات کو اگر یک جا کیا جائے تو ایک بہت تفصیلی مقالہ تیار ہو سکتا ہے۔ تاہم آپ نے ان سب جزئیات، ان گوناگوں کیفیات اور طیب و شیریں ثمرات کو خلاصہ کے طور پر چند الفاظ میں اور پھر اُس خلاصہ کے بھی نچوڑ کو صرف ایک لفظ میں بیان کر کے اسے اس عمدگی سے ذہن نشین کرایا ہے کہ اسے پڑھ کر روح پر وجد کی کیفیت طاری ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ آپ کے بیان فرمودہ اِن الفاظ پہ دریا کو کوزہ میں بند کرنے کی مثل اپنے صحیح معنوں میں صادق آتی ہے۔ پھر یہ خلاصہ آپ نے اپنے طور پر رقم نہیں فرمایا بلکہ خدا تعالیٰ نے خود آپ پر اسے ظاہر فرمایا اور آپ نے اسے لوگوں تک پہنچایا۔ چنانچہ آپ حقیقی اور کامل ایمان کی انتہائی مختصر تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بُزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں، ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔" (الوصیت)

سو گویا اللہ تعالیٰ نے آپ پر حقیقی اور کامل ایمان کے تین لوازم منکشف فرمائے۔

اوّل یہ کہ وہ دُنیا کی ملونی سے بکلّی پاک ہو۔ **دوم** یہ کہ وہ نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہ ہو۔ **سوم** یہ کہ وہ اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہ ہو۔ اور جس ایمان میں یہ تینوں لوازم پائے جائیں اُس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک مخصوص اصطلاح استعمال فرمائی اور وہ ہے **قدمِ صدق**۔

یوں تو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حقیقی مومنوں کی بہت سی علامات بیان فرمائی ہیں اور اس طرح ایمانِ کامل کی بہت سی جزئیات پہ روشنی ڈالی ہے لیکن ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے ان سب کا خلاصہ ایک مختصر سی آیت میں بیان فرمایا ہے جو بعینہٖ اُن تین لوازم پر مشتمل ہے جن کا انکشاف اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھی فرمایا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحجرات میں اُن اعراب کا ذکر فرمانے کے بعد جو صرف ظاہری طور پر ایمان لائے تھے اور ایمان اُن کے دلوں میں ابھی داخل نہیں ہوا تھا۔ یعنی یہ کہ اُن کا ایمان دُنیا کی ملونی سے آلودہ تھا۔ فرماتا ہے:

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝ (الحجرات آیت ۱۶)

یعنی حقیقی مومن وہی ہوتے ہیں جو اللہ اور رسول پہ ایمان لاتے ہیں ایمان لانے کے بعد پھر شبہ میں مبتلا نہیں ہوتے، اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کے رستہ میں جہاد کرتے ہیں۔ یہی لوگ سچے ہیں۔

اس آیت کا سیاق و سباق بتا رہا ہے کہ اس میں اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ سے مراد اللہ اور رسول پر ایسا ایمان ہے جس میں مذکورہ بالا اعراب کے برخلاف دنیا کی ملونی نہ ہو۔ اسی طرح ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا سے وہ ایمان مراد ہے جو نفاق اور بزدلی سے آلودہ نہ ہو کیونکہ مخفی نفاق اور بزدلی کے نتیجہ میں ہی شبہات پیدا ہوتے ہیں۔ جن کا انجام ایمان سے محرومی کے سوا اور کچھ نہیں نکلتا۔ مزید براں وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ سے مراد یقیناً وہ ایمان ہے جو اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہ ہو کیونکہ اللہ اور رسول اور اس کے نائبین کی پوری پوری اطاعت کے بغیر اللہ کے رستہ میں اپنے مالوں اور جانوں کے ذریعہ سے جہاد کرنے کی توفیق مل ہی نہیں سکتی۔ ایسے ہی حقیقی اور کامل ایمان والے مومنوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دیا کہ انہیں یہ بشارت دے دو کہ ان کا قدم صدق کا قدم ہے جیسا کہ فرمایا

وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ (یونس آیت ۳)

سو گویا **قدمِ صدق** اُس اعلیٰ درجہ کے ایمان پر دلالت کرتا ہے جو دنیا کی ملونی سے بکلّی پاک ہو، جو نفاق اور بزدلی سے آلودہ نہ ہو اور جو اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہ ہو۔

یہی وہ حقیقی اور کامل ایمان ہے جس سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اِس آخری زمانہ میں (جبکہ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے بموجب ایمان ثریا پہ اُٹھ چکا تھا) اپنے صحابہ کو مالا مال کر دکھایا اور اسی طرح ان کی کایا پلٹ کر رکھ دی جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی عدیم النظیر قوت قدسیہ کی بدولت اپنے قدسی صفات صحابہؓ کی کایا پلٹ دی تھی اور صدیوں کے بگڑے ہوئے دم بھر میں سنور کر عالم بالا کی مخلوق نظر آنے لگے تھے۔ دُنیا کی ملونی، نفاق اور بزدلی سے مبرّا اور اطاعت کے ہر درجہ پر پورا اترنے والا یہ حقیقی اور کامل ایمان احمدی ہونے کی حیثیت میں ہمارا طرۂ امتیاز ہے اور اپنے اس ایمان کی پوری مستعدی اور چوکسی کے ساتھ حفاظت کرنا ہم میں سے ہر ایک کا اوّلین فرض ہے۔ حفاظت کا طریق یہی ہے کہ ہم ہر دم اور ہر آن اس امر کا جائزہ لیتے رہیں کہ دُنیا کی ملونی اور نفاق و بزدلی تو شیطان کے کھولے ہوئے کسی چور دروازے سے ہم میں داخل نہیں ہو رہی اور یہ کہ اطاعت سے رُو گردانی کا کوئی خفیف سے خفیف میلان تو ہم میں راہ نہیں پا رہا۔ یہ جائزہ ہمیں ان گڑھوں اور خندقوں سے بچانے میں ممد ثابت ہوگا جو شیطان نے تیار کر رکھے ہیں۔ ان گڑھوں اور خندقوں سے بچنے کی ایک ہی راہ ہے اور وہ یہ کہ ہم خلافت کے ساتھ وابستگی اور اطاعت خلافت کا ایسا اعلیٰ نمونہ دکھائیں اور نسلاً بعد نسل دکھاتے چلے جائیں کہ شیطان ہم سے اور ہماری نسلوں سے ہمیشہ کے لئے مایوس ہو جائے۔ اے خدا اے رحیم اور مشکل کشا تو ایسا ہی کر۔

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں داخلہ سے متعلق

حضرت المصلح الموعودؓ کا ایک ارشادِ مبارک

"ہر وہ احمدی جس کے شہر میں کالج نہیں وہ اگر اپنے لڑکے کو کسی اور شہر میں تعلیم کے لئے بھیجتا ہے تو کمزوریٔ ایمان کا مظاہرہ کرتا ہے۔ بلکہ میں کہوں گا کہ ہر وہ احمدی جو توفیق رکھتا ہے کہ اپنے لڑکے کو تعلیم کے لئے قادیان (حال ربوہ) بھیج سکے خواہ اس کے گھر میں کالج ہو۔ اگر وہ نہیں بھیجتا اور اپنے ہی شہر میں تعلیم دلواتا ہے تو وہ بھی کمزوریٔ ایمان کا مظاہرہ کرتا ہے۔" (الفضل ۲۰ مئی ۱۹۴۴)

اس ارشاد مبارک کے مخاطب احمدی والدین کو اپنے بچوں کی تعلیم کی نسبت اپنی ذمہ داریوں کو پہچاننا چاہئیے۔ عنقریب کالج میں فرسٹ ایئر میڈیکل نان میڈیکل اور آرٹس کا داخلہ شروع ہونے والا ہے۔ احمدی والدین سے گزارش ہے کہ اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم کی خاطر مرکز سلسلہ میں بھجوائیں جہاں دینی و دنیاوی تعلیم کے امتزاج کا حامل ایک عظیم ادارہ قومی خدمت میں مصروف عمل ہے۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط نمبر ۲

99

محبّت الٰہی پیدا کرنے کے ذرائع

از فرمودات حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۸) آٹھویں وجہ محبت کی سکون کا حاصل ہونا ہوتا ہے لیکن ساتھ ہی سکون سے بھی محبت پیدا ہوتی ہے۔ یعنی یہ دونوں چیزیں آپس میں لازم و ملزوم ہیں۔ محب کے وصال سے سکون اور حصول سکون سے محبت پیدا ہوتی ہے گویا ان دونو کا آپس میں خالق و مخلوق کا تعلق ہے کبھی یہ خالق اور وہ مخلوق اور کبھی یہ مخلوق اور وہ خالق ہوتا ہے یہ سکون کبھی عقلی ہوتا ہے اور کبھی جذباتی عقلی جیسے کھانے پینے اور پہننے سے سکون حاصل ہوتا ہے اور جذباتی جیسے تعلقاتِ مرد و زن سے کبھی تسکین کی امید کی وجہ سے بھی محبت پیدا ہوتی ہے یعنی امید ہو کہ اس سے تسکین حاصل ہوگی جیسے سیاسی یا مذہبی پروگرام وغیرہ جن سے ملکی ترقی یا اُخروی زندگی کی امید ہوتی ہے اللہ تعالےٰ کے متعلق یہ امر بھی سب سے زیادہ چسپاں ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ سے جس سکون کے ملنے کا امکان ہو سکتا ہے غیر سے نہیں کیونکہ غیر کی نعمت ٹوٹ سکتی ہے لیکن خدا تعالےٰ کی نعمت جاری ہے اور ترقیات وہ بہت زیادہ دے سکتا ہے۔

غرض جتنے موجبات محبت ہیں وہ سارے کے سارے نہایت شدت سے اللہ تعالےٰ کے وجود میں پائے جاتے ہیں۔ اس لئے جب ایک ایک وجہ شدید محبت پیدا کر سکتی ہے تو جس میں وہ سب وجوہ پائی جائیں اور شدت سے پائی جائیں اس سے کیوں محبت نہ ہوگی ضرورت اس بات کی ہے کہ ذکر و فکر سے ان امور کا احساس غائب سے حاضر میں لایا جائے اور عدم سے وجود میں ان کو تبدیل کیا جائے۔

(۹) ایک ذریعہ محبت کا تحریک و تحریص بھی ہوتا ہے۔ جب بار بار کسی حسین چیز کا ذکر کیا جائے تو لوگوں کو سن سن کر بھی محبت پیدا ہو جاتی ہے

عربوں میں قصہ مشہور ہے کہ ایک شخص نے کسی کتاب میں پڑھا کہ استادوں سے دوستانہ تعلقات نہیں رکھنے چاہئیں کیونکہ وہ بے وقوف ہوتے ہیں۔ اس کے ایک استاد سے بڑے اچھے تعلقات تھے جو ایک لمبے عرصہ تک قائم رہے اور وہ ہمیشہ کہا کرتا تھا کہ استاد تو بڑے اچھے ہوتے ہیں معلوم نہیں لکھنے والے نے یہ کس طرح لکھ دیا کہ استاد بیوقوف ہوتے ہیں ایک دفعہ وہ ان سے کچھ عرصہ کے بعد ملنے کے لئے گیا تو اسے معلوم ہوا کہ استاد صاحب بیمار ہیں اس نے لوگوں سے دریافت کیا کہ وہ کب سے بیمار ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ مدت ہو گئی وہ تو گھر سے نکلتے ہی نہیں وہ بہت پریشان ہوا اور آخر دریافتِ حالات کے لئے ان کے مکان پر پہنچا بیوی نے ان سے کہا کہ آپ ان کے اچھے دوست ہیں آپ نے خبر بھی نہیں لی کہ ان کا کیا حال ہے۔ وہ تو مرنے کے قریب پہنچ اسے سُنکر بہت افسوس ہوا اور اس نے کہا کہ پردہ کروا دیں تاکہ میں خود ان سے حال دریافت کروں چنانچہ وہ اندر گیا دیکھا تو واقعہ میں استاد صاحب بڑے مضمحل اور کمزور ہو چکے تھے اور ہڈیوں کا ایک ڈھانچہ رہ گئے تھے اس نے پوچھا کہ آپ کو بیماری کیا ہے اس نے جواب دیا کہ بیماری کی کچھ سمجھ نہیں آتی بہت علاج کرایا ہے مگر کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ اس نے کہا آخر کچھ تو بتائیے کہ یہ بیماری آپ کو شروع کس طرح ہوئی ہے اس نے کہا بات یہ ہے کہ جب میں کتابیں پڑھتا اور ان میں محبت اور عشق کے واقعات دیکھتا تھا تو میرے دل میں بھی بار بار خیال آتا تھا کہ مجھے بھی محبت کرنی چاہیئے مگر میں سمجھتا تھا کہ میری محبت کسی معمولی عورت سے نہیں ہو سکتی دنیا میں جو سب سے زیادہ حسین عورت ہو گی اس سے میں محبت کروں گا چنانچہ ایک دن میں اپنی گلی میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص میرے پاس سے گذرا اور اس نے ایک شعر پڑھا۔ جس کا مفہوم یہ تھا کہ ام عمرو ایسی حسین عورت ہے کہ ساری دنیا اس پر عاشق ہے میں نے کہا کہ بس عشق کرنا ہے تو ام عمرو سے ہی کرنا ہے۔ چنانچہ میں نے اس سے محبت کرنی شروع کر دی اس نے کہا یہ تو فرمایئے آپ نے ام عمرو کبھی دیکھی بھی تھی یا نہیں کہنے لگا میں نے دیکھی تو نہیں لیکن جب ساری دنیا اسے محبت کرتی تھی تو میں نے سمجھا کہ میں بھی اس سے کیوں نہ محبت کروں۔ چنانچہ میں اپنی محبت اور عشق میں ترقی کرتا چلا گیا اور دل میں بار بار حسرت پیدا ہوتی تھی کہ ام عمرو کا مجھے وصال حاصل ہو مگر مدتیں گذر گئیں اور ام عمرو کا کچھ پتہ نہ چلا ایک دن میں پھر اپنی گلی میں بیٹھا ہوا تھا ایک شخص گذرا اور اس نے یہ شعر پڑھا کہ

لقد ذھب الحمار بأم عمرو
فما رجعت و ما رجع الحمار

کہ ام عمرو کو گدھا لے کر چلا گیا اور اس کے بعد نہ وہ لوٹی اور نہ گدھا لوٹا۔ میں نے سمجھ لیا کہ وہ جو لوٹی نہیں تو ضرور مر چکی ہے۔ چنانچہ اس دن سے میں چارپائی پر پڑا ہوں اور حالت روز بروز بد سے بدتر ہوتی جا رہی ہے۔ آپ خود ہی انصاف فرمائیں کہ جب محبوب ہی نہ رہا تو اس دنیا میں زندہ رہ کر کیا کرنا ہے وہ یہ قصہ سن کر لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہتے ہوئے وہاں سے اٹھا اور کہنے لگا کتاب میں سچ لکھا تھا کہ استاد بے وقوف ہوتے ہیں۔

تو حقیقت یہ ہے کہ بار بار کسی چیز کا ذکر سننے سے بھی محبت ہو جاتی ہے۔ بار بار یہ کہنا کہ خدا بڑا پیارا ہے خدا بڑا محسن ہے۔ خدا بڑا مہربان ہے خدا ہم سب کی ضروریات پوری کرتا ہے۔ خدا ہم سب کو روزی دیتا ہے خدا ہماری دعائیں سنتا ہے۔ خدا ہماری مشکلات دور کرتا ہے اسی طرح وعظ و نصیحت کی مجالس منعقد کرنا اور خدا تعالےٰ سے محبت پیدا کرنے کی ترغیب دلانا۔ یہ چیزیں ایسی ہیں جو رفتہ رفتہ انسان کے دل میں اللہ تعالےٰ کی محبت پیدا کر دیتی ہیں۔ چنانچہ دیکھ لو جہاں سخاوت کا ذکر آئے گا لوگ فوراً کہہ اٹھیں گے کہ حاتم بڑا سخی تھا حالانکہ نہ انہوں نے حاتم کو دیکھا نہ اس کے حالات پڑھے محض اسلئے کہ لوگوں کی زبان پر حاتم کا بار بار ذکر آتا ہے ہر شخص حاتم سے محبت کرتا ہے اسی طرح ایک پنجابی جو نہ یونان کا نام جانتا ہے نہ اس ملک کے حالات سے واقفیت رکھتا ہے۔ فوراً کہہ دے گا کہ تو بڑا افلاطون آیا ہے یا جب کوئی شخص اپنی بہادری کی ڈینگیں مارے تو لوگ کہتے ہیں بڑا رستم بنا پھرتا ہے حالانکہ کہا جاتا ہے کہ رستم کوئی حقیقی وجود نہیں تھا محض قصہ کہانیوں کے لئے بہادری کے ذکر کے لئے ایک نام تجویز کر لیا گیا ہے . . . . پس کسی کا اچھا ذکر سن سن کر بھی اس سے محبت پیدا ہو جاتی ہے جب ہماری عقل بتاتی ہے کہ خدا سب سے اچھا ہے تو اگر قوم میں اس امر کو جاری کیا جائے کہ محبت الٰہی کا ذکر بار بار ہو اور لوگوں کو تحریک کی جائے کہ وہ خود بھی ذکر و فکر کریں اور دوسروں سے بھی کروائیں اور اس ذکر کو عام کرنے کے لئے وعظ و نصیحت کی مجالس منعقد کی جائیں اور بچوں کے کانوں میں بھی یہ باتیں ڈالی جائیں بیویوں کے کانوں میں بھی یہ باتیں ڈالی جائیں ماں باپ کے کانوں میں بھی یہ باتیں ڈالی جائیں تو غیر شعوری طور پر لوگوں کے دلوں میں محبت الٰہی پیدا ہو جائے گی اور قوم میں ایسے لوگ زیادہ سے زیادہ تعداد میں نظر آنے لگیں گے جو خدا کے نام پر سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہوں گے۔

دیکھو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی حیثیت ہی کیا ہے مگر اس وجہ سے کہ عیسائی بچپن سے ہی اپنے قوم کے افراد کے دلوں میں یہ نقش کرتے رہتے ہیں کہ عیسےٰ بڑا ہے کوئی عیسائی بھی خواہ وہ دہریہ ہی کیوں نہ ہو یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو عیسےٰ پر فضیلت دی جائے۔ میں جب انگلستان گیا تو ایک عیسائی ڈاکٹر جو دہریہ تھا مجھ سے ملنے کے لئے آیا اور اس نے مذہبی گفتگو شروع کر دی مگر تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر بڑی بے باکی کے ساتھ حملہ کر دیتا تھا۔ تین چار دفعہ تو میں نے برداشت کیا مگر جب بار بار

"جن لوگوں کو محبت الٰہی ہوتی ہے وہ اس محبت کو چھپاتے ہیں جس سے ان کے دل لبریز ہوتے ہیں بلکہ اس کے افشاء پر وہ شرمندہ ہوتے ہیں کیونکہ محبت اور عشق ایک راز ہے جو خدا تعالےٰ اور بندے کے درمیان ہوتا ہے اور ہمیشہ راز کا فاش ہونا شرمندگی کا موجب ہوتا ہے"۔

(ملفوظات)

اس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کیا تو میں نے کہا کیا تم جانتے نہیں عیسےٰ میں فلاں فلاں نقص تھے جن کو انجیل سے ثابت کیا جا سکتا ہے جب میں نے عیسےٰ کا نام لیا تو وہ آگ بگولہ ہو گیا اور کہنے لگا عیسےٰ کا نام نہ لیں۔ یہاں عیسےٰ کا کیا ذکر ہے۔ میں عیسےٰ کے متعلق کوئی بات سُن نہیں سکتا۔ میں نے کہا تم اگر عیسےٰ کے متعلق کوئی بات نہیں سُن سکتے تو میں بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کوئی بات نہیں سُن سکتا۔ وہ دہریہ تھا مگر اس وجہ سے کہ بچپن سے اس کے کانوں میں یہ بات ڈالی جاتی رہی تھی کہ عیسےٰ سب سے بڑا ہے باوجود دہریہ ہونے کے وہ اس بات کو برداشت نہیں کر سکا کہ عیسےٰ پر اعتراض کیا جائے۔ اسی طرح جب میں حج کے لئے گیا تو جس جہاز میں میں نے سفر کیا اُسی میں تین بیرسٹر بھی سفر کر رہے تھے۔ ایک ہندو تھا اور دو مسلمان۔ مگر وہ دونوں دہریہ تھے۔ خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان نہیں رکھتے تھے۔ چنانچہ میرے ساتھ ان کی لمبی بحث رہی۔ وہ خدا تعالیٰ کی ہستی پر بار بار مذاق اڑاتے اور بعض دفعہ ایک تنکا نکال کر سامنے رکھ دیتے کہ اگر تمہارے خدا میں طاقت ہے تو وہ یہ تنکا ہلا کر دکھائے۔ ہندو بیرسٹر بھی ان اعتراضات میں ان کا شریک ہوا کرتا تھا۔ ایک دن اس بحث کے دوران میں جب کہ ہندو بیرسٹر بات کر رہا تھا اس نے مثال میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی گستاخی سے ذکر کر دیا۔ بس ان کا یہ ذکر کرنا تھا کہ وہ دونوں بیرسٹر جو خدا کی ہستی پر رات دن مذاق اڑاتے رہتے تھے یک دم غصہ کے ساتھ اس سے کہنے لگے کہ دیکھو میاں! اب اس کے بعد تم نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نہیں لینا ورنہ ہماری اور تمہاری دوستی بالکل ٹوٹ جائے گی۔ اس نے کہا جب تم خدا کو ہی نہیں مانتے تو رسول کے ماننے کا سوال کیسا؟ وہ کہنے لگے کچھ ہو خدا کو جو مرضی ہے کہہ لو مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہم کوئی بات برداشت نہیں کر سکتے۔ اب اس کی وجہ کیا ہے۔ وجہ یہی ہے کہ ماں باپ نے بچپن سے "تحفظ ختم نبوت" کی تلقین کی ہوئی ہوتی ہے اور چونکہ بچپن سے وہ سنتے چلے آتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب نبیوں سے بڑے ہیں اس لئے وہ یہ بحث تو کریں گے کہ خدا ہے یا نہیں مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے خلاف وہ کوئی بات سننے کے لئے تیار نہیں ہوں گے۔ تو بار بار سننے سے بھی محبت پیدا ہو جاتی ہے اسی لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ حببوا اللہ الی عبادہ یحببکم اللہ (مسند احمد حنبل عن ابی الدرداء بحوالہ نضرۃ النعیم جلد اول صہ ۳۲) یعنی لوگوں کے اندر تم ایسی باتیں کیا کرو جن سے خدا کی محبت پیدا ہو۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ خدا بھی تم سے محبت کرنے لگے گا۔ اگر تم اپنے بچوں کو اور بڑوں کو۔ دوستوں کو اور رشتہ داروں کو محبت الٰہی کی ضرورت اور اس کے حصول کی اہمیت بتاؤ اور محبت پیدا کرنے والے افعال کا ذکر بار بار اپنی مجالس میں محبت اور پیار سے کرتے رہو تو تمہاری محبت بھی بڑھے گی اور ان کی بھی۔

(۱۰)۔ دسواں طریقہ محبت الٰہی کے حصول کا دُعا ہے جو ساری کامیابیوں کی جڑ ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ آخر الدواء الکیّ کہ آخری علاج داغ دینا ہوتا ہے۔ اسی طرح سارے کاموں کا آخری انحصار دعا پر ہے۔ پس انسان کو چاہیئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جھکے اور اس سے کہے کہ الٰہی تیرا وجود مخفی ہے۔ میری عقل سخت ناقص اور نا تمام ہے۔ مگر میرے دل کے مخفی گوشوں میں تیرے وصال کی ایک نہ مٹنے والی خواہش پائی جاتی ہے۔ میرا دل تجھ سے ملنے کے لئے بیتاب ہے میں چاہتا ہوں کہ تیری محبت کو حاصل کروں۔ مگر اے میرے رب میری کوششیں اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتیں جب تک تیرے فضل میرے شامل حال نہ ہوں۔ پس تو اپنی محبت مجھے عطا فرما اور مجھے ان لوگوں میں شامل فرما جو تیرے محبین کے پاک گروہ میں شامل ہیں۔ چنانچہ حدیثوں سے ثابت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے کہ

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَحُبَّ مَا یُقَرِّبُنِیْ اِلَیْکَ وَاجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّکَ یعنی اے میرے خدا مجھے اپنی محبت عطا فرما وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ اور اے خدا جو تجھ سے محبت کرتے ہیں میرے دل میں تو ان کی محبت بھی ڈال دے۔ وَحُبَّ مَا یُقَرِّبُنِیْ اِلَیْکَ اور ان کاموں کی اور ان اعلیٰ درجہ کے اخلاق کی اور ان قربانیوں اور نیکیوں کی بھی میرے دل میں محبت ڈال دے جن سے تیری محبت پیدا ہوتی ہے وَاجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ۔ اور اے میرے رب اپنی محبت میرے دل میں اس سے بھی زیادہ پیدا کر دے جتنی شدید گرمی کے موسم میں انسان کو ٹھنڈے پانی کی محبت ہوتی ہے۔ الماء البارد کے معنے ٹھنڈے پانی کے بھی ہیں اور ماء کو حیات کا مرکز بھی قرار دیا گیا ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ کُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ (انبیاء ع ۳) ہم نے پانی سے ہر چیز کو زندہ کیا ہے۔ پس یہ بھی ہو سکتا ہے کہ الماء البارد سے یہاں صرف جسمانی پانی مراد نہ ہو بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد یہ ہو کہ تیری محبت اتنی پیاری ہو کہ مرکز حیات کی محبت بھی میرے دل میں اس قدر نہ ہو۔ بہر حال یہ دعا ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مانگا کرتے تھے اور جس پر دوام انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کر دیتا ہے۔

یادِ رفتگاں

مکرم محمد یوسف صاحب بٹ مرحوم کا ذکرِ خیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم بشیر احمد خان صاحب احمد نگر ضلع جھنگ

مکرم محمد یوسف صاحب بٹ مرحوم بھاگووال ضلع گورداسپور کے رہنے والے تھے آپ کے والد صاحب کا نام مکرم محمد عیسیٰ صاحب تھا آپ کے آباؤ اجداد جموں کشمیر کے رہنے والے تھے مگر بعد میں بھاگووال میں مستقل طور پر رہائش پذیر ہو گئے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ کیا تو آپ کے والد صاحب نے آپؑ کی آواز پر لبیک کہی اور سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو گئے اسی طرح مرحوم پیدائشی احمدی تھے۔

جس وقت آپ کے والد موصوف مکرم محمد عیسیٰ صاحب نے احمدیت قبول کی اس وقت احمدیت کی مخالفت زوروں پر تھی۔ اس مخالفت کی وجہ سے آپ کو سخت تکالیف کا سامنا کرنا پڑا لیکن آپ عہد بیعت پر قائم رہے۔

آپ کے دل میں اسلام اور احمدیت کی بے پناہ محبت تھی اس لئے جب آپ نے دیکھا کہ ہندو اور سکھ مسلمانوں کو مسجد میں اذان نہیں دینے دیتے تو آپ نے مسجد میں اذان دینے کا فیصلہ کر لیا۔ دوسری طرف جب سکھوں اور ہندوؤں کو خبر ملی کہ مسلمان اذان دینے والے ہیں تو وہ بھی مقابلہ پر آ گئے اور کوشش کی کہ اذان نہ دی جائے مگر آپ کی ایمانی قوت اور اسلام سے محبت کے سامنے سکھوں کی کچھ پیش نہ گئی اور آپ نے بھاگووال کی مسجد میں بڑی بہادری سے اعلانیہ طور پر باآواز بلند اذان دی چنانچہ اسی موقعہ پر کثیر تعداد میں مسلمان جمع ہو گئے اور نماز باجماعت ادا کی۔

اذان کے اس واقعہ کے بعد کسی اسلام دشمن کو یہ جرأت نہ ہوئی کہ وہ مسلمانوں سے مقابلہ کرتا اور مسلمان باقاعدہ اذان دیتے رہے۔ چنانچہ آپ کی اسلام سے اس سچی محبت کا اظہار ہندوستان کے اخبار زمیندار اور پرتاپ نے بھی بڑے واشگاف الفاظ میں کیا اور آپ کے اس کارنامے کو بیحد سراہا۔

قیام پاکستان سے آٹھ سال قبل آپ ہجرت کر کے قادیان تشریف لے آئے۔ جہاں پر آپ نے خلیفہ وقت کی ہر آواز پر لبیک کہی۔ ۱۹۴۸ء میں آپ احمد نگر (نزد ربوہ) میں مقیم ہو گئے اور تا حیات وہیں مقیم رہے ہجرت کے بعد تھوڑا عرصہ آپ کا شغل زراعت رہا مگر بعد میں آپ حضرت ام المومنینؓ کے مزار پر بطور پہرہ دار مقرر ہوئے۔ یہ فرض آپ کئی سال تک باحسن طریق ادا کرتے رہے۔

مکرم محمد یوسف صاحب بڑے عبادت گزار اور نیک بزرگ تھے وفات سے ایک گھنٹہ قبل آپ نے نماز انتہائی رقّت سے ادا کی۔

آپ بڑے خوش طبع کم گو۔ سنجیدہ اور منکسر تھے۔ بچوں سے بے انتہا محبت کرتے تھے اور ہر چھوٹے بڑے سے بڑی شفقت سے پیش آیا کرتے تھے۔

آپ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم، مسیح موعود علیہ السلام اور خلیفہ وقت کے بڑے عاشق تھے۔

آپ غربت اور عیال داری کے باوجود کبھی کسی کے دست نگر نہ ہوئے ہمیشہ محنت مزدوری کر کے اپنے بچوں کو رزق حلال مہیا کرتے رہے۔

آپ کو گذشتہ ڈیڑھ برس سے کھانسی کا عارضہ لاحق ہو گیا تھا اور یہی عارضہ آپ کے لئے جان لیوا ثابت ہوا اور آپ ۱۶-۱-۹۰ کی صبح کو ۶۵ سال کی عمر میں اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ چونکہ آپ موصی تھے اس لئے آپ کو بہشتی مقبرہ ربوہ میں سپرد خاک کیا گیا۔

مرحوم نے اپنے پیچھے ۵ لڑکے، ۲ لڑکیاں، ۶ پوتے، ۳ پوتیاں، ۲ نواسے، ۴ نواسیاں اور ایک سوگوار بیوہ چھوڑے ہیں۔

دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام فرمائے۔ ان کے جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

درخواست دعا: محترم مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل سابق مبلغ اٹلی و مغربی افریقہ تا حال بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

حصہ آمد، چندہ عام کے ساتھ چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی بھی ضروری ہے۔ (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

وقف عارضی میں شامل ہونے والی خواتین

(۴)

۸۷۶ ۔ محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ زوجہ محمد خان صاحب بیٹ چنن والا ضلع ڈیرہ غازی خان
۸۷۷ ۔ " مبارکہ بیگم صاحبہ ہیڈ مسٹریس گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول ادرحمہ ضلع سرگودھا
۸۷۸ ۔ " خدیجہ مسرت صاحبہ بھیرہ ضلع سرگودھا
۸۷۹ ۔ " امیر بیگم صاحبہ زوجہ صوبیدار محمد شفیع صاحب پشاور
۸۸۰ ۔ " رفیقہ بیگم صاحبہ زوجہ فرید خان صاحب
۸۸۱ ۔ " بشریٰ شاہین اختر صاحبہ چک T.D.A/2 ضلع سرگودھا
۸۸۲ ۔ " رشیدہ بیگم صاحبہ " "
۸۸۳ ۔ " نسیم اختر صاحبہ چک ۳۹/D.B " "
۸۸۴ ۔ " علیمہ بیگم صاحبہ " " "
۸۸۵ ۔ " بشریٰ بیگم صاحبہ زوجہ غلام سرور صاحب ناصر ڈیرہ غازی خان
۸۸۶ ۔ " طاہرہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری محمد احمد صاحب چک ۲۴۲/۶ گ ب ضلع لائل پور
۸۸۷ ۔ " بشریٰ راحت صاحبہ بنت مکرم عبدالواحد صاحب ہیرو شرقی ضلع ڈیرہ غازی خان
۸۸۸ ۔ مکرم عبدالباسط صاحب قدسی ابن مکرم " "
۸۸۹ ۔ محترمہ حلیمہ بی بی صاحبہ معرفت مرزا عبدالحفیظ صاحب ایڈووکیٹ نوشہرہ
۸۹۰ ۔ " سردار بیگم صاحبہ شمس دارالصدر غربی ربوہ
۸۹۱ ۔ " امۃ الرشید صاحبہ زوجہ مولوی خان محمد صاحب مجاہد کالونی ڈیرہ غازیخاں
۸۹۲ ۔ " ناصرہ بیگم صاحبہ ڈاہرانوالی ضلع گوجرانوالہ۔
۸۹۳ ۔ " بشیر بیگم صاحبہ " "
۸۹۴ ۔ " بشریٰ بیگم صاحبہ چک ۶۴۶ گ ب ضلع لائل پور
۸۹۵ ۔ " مقصودہ بیگم صاحبہ " "
۸۹۶ ۔ " رابعہ بی بی صاحبہ بنت محمد اسحٰق صاحب " "
۸۹۷ ۔ " امۃ الحئی صاحبہ بنت چوہدری سعید محمد صاحب چک ۱۴۶ گ ب ضلع لائل پور
۸۹۸ ۔ " رشیدہ بی بی صاحبہ چک ۵۶۵ گ ب ضلع لائل پور
۸۹۹ ۔ " شریفاں بی بی صاحبہ " " "
۹۰۰ ۔ " مسعودہ بیگم صاحبہ چک ۴۴۶ گ ب "
۹۰۱ ۔ " امۃ الباسط صاحبہ بنت برکت علی صاحب چک ۵۶۵ گ ب "
۹۰۲ ۔ " مبارکہ بیگم صاحبہ بنت محمد اسماعیل صاحب "
۹۰۳ ۔ " سکینہ آفتاب صاحبہ زوجہ مرزا آفتاب احمد صاحب پشاور
۹۰۴ ۔ " حمیدہ بیگم صاحبہ زوجہ میاں عبداللطیف صاحب "
۹۰۵ ۔ " حاضرہ بی بی صاحبہ چک ۱۹۴/R.B ۔ لاٹھیانوالہ لائل پور
۹۰۶ ۔ " حافظہ نصرت صاحبہ بنت ڈاکٹر رحیم بخش صاحب چک ۱۹۴/R.B لاٹھیانوالہ "
۹۰۷ ۔ " حمیدہ بی بی صاحبہ " " "
۹۰۸ ۔ " رقیہ بیگم صاحبہ " " "
۹۰۹ ۔ " رشیدہ طاہرہ صاحبہ زوجہ حفیظ احمد صاحب طاہر پشاور
۹۱۰ ۔ " صبیحہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم ملک مختار صاحب ہجکہ ضلع سرگودھا
۹۱۱ ۔ " فرحت شاہین صاحبہ بنت محمد فرید دل صاحب پشاور
۹۱۲ ۔ " رضیہ بیگم صاحبہ بنت مکرم ملک محمد اکبر صاحب ہجکہ ضلع سرگودھا
۹۱۳ ۔ " زینب بی بی صاحبہ " "
۹۱۴ ۔ " عالم خاتون صاحبہ بنت مکرم غلام رسول صاحب خوشاب ضلع سرگودھا
۹۱۵ ۔ " حلیمہ بی بی صاحبہ زوجہ مکرم محمد یوسف صاحب " "
۹۱۶ ۔ " نسیمہ فردوس صاحبہ ماڈل ٹاؤن لاہور
۹۱۷ ۔ " رشیدہ بی بی صاحبہ چک ۷۶ گ ب ضلع لائل پور
۹۱۸ ۔ " اقبال بیگم صاحبہ زوجہ مکرم غلام مصطفیٰ صاحب میانوالی سندھواں سیالکوٹ۔
۹۱۹ ۔ " محترمہ بشیر بیگم صاحبہ زوجہ محمد اشرف صاحب " "
۹۲۰ ۔ " منیرہ بیگم صاحبہ بھاٹی گیٹ لاہور
۹۲۱ ۔ " بشریٰ بیگم صاحبہ ڈیرہ غازیخاں شہر
۹۲۲ ۔ " سکینہ بی بی صاحبہ زوجہ محمد یوسف صاحب ایڈووکیٹ نارووال ضلع سیالکوٹ۔

(باقی)

واقفین زندگی طلباء متوجہ ہوں

جو واقفین زندگی طلباء اس سال میٹرک۔ ایف اے بی اے اور ایم اے وغیرہ کے امتحان دے چکے ہیں یا دے رہے ہیں نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے رولنمبر نتیجہ امتحان اور مکمل پتے سے وکالت دیوان تحریک جدید کو اطلاع دیں۔ تاکہ ان کے وقف اور مستقبل کے پروگرام کے بارہ میں کارروائی کی جا سکے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان نکاح

عزیزہ صالحہ مسرت صاحبہ بنت برادرم محترم جناب مولوی عبدالحکیم صاحب گنج مغل پورہ لاہور کا نکاح بعوض چار ہزار روپے حق مہر ہمراہ مکرم مرزا عبدالسمیع صاحب الیف ایس سی (اوورسیر) ابن مکرم مرزا عبدالمجید صاحب سلطان پورہ لاہور سے مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف مربی سلسلہ احمدیہ نے ۲۳ وفا ۱۳۵۰ ہش مطابق ۲۳ جولائی ۱۹۷۱ء بعد از نماز جمعۃ المبارک بمقام دارالذکر لاہور پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے دین و دنیا کے اعتبار سے گوناگوں برکات کا حامل بنائے۔ آمین۔

خواجہ خورشید احمد سیالکوٹی واقف زندگی)

گمشدہ نقدی

۱۔ ۳ ظہور کو رحمت بازار ربوہ میں میرا پچاس روپے کا ایک نوٹ کہیں گر گیا ہے۔ جس صاحب کو یہ نوٹ ملے ازراہ کرم مجھے پہنچا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(خاکسار کیپٹن محمد سعید رحمت بازار ربوہ)

۲۔ میرے پچاس روپے یکم اگست ۱۹۷۱ء کو محلہ دارالرحمت وسطی سے رحمت بازار کو جاتے ہوئے گر گئے ہیں جن صاحب کو ملے ہوں بازراہ کرم ذیل کے پتہ پر پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں۔ (آصف محمود بٹ اسامہ کاٹیج دارالرحمت وسطی ربوہ)

دعائے مغفرت

میری چھوٹی ہمشیرہ زوجہ فقیر محمد صاحب کوٹلی (آزاد کشمیر) میں مورخہ ۲۳ جولائی بروز جمعۃ المبارک وفات پا گئی ہیں۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون۔)

مرحومہ نہایت نیک اور مخلص احمدی خاتون تھیں۔ انہوں نے اپنے پیچھے دو لڑکے اور تین لڑکیاں چھوڑی ہیں جو بہت ہی کم عمر ہیں۔

دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ (اسید محمد خلیل آباد کالونی کوٹلی آزاد کشمیر)

درخواست ہائے دعا

خاکسار عرصہ تقریباً تین چار سال سے چنبل کی بیماری میں مبتلا ہے جو کہ دونوں پاؤں پر ہے۔ علاج معالجہ کے باوجود کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ احباب سے کامل و عاجل شفا کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اگر کسی دوست کو اس بیماری کے علاج سے واقفیت ہو تو خاکسار کو مندرجہ ذیل پتہ پر مطلع فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔

(چوہدری نصر اللہ خان سیکرٹری مال انجمن احمدیہ تعلیے کی تحصیل و ضلع گوجرانوالہ)

۲۔ برادرم سردار غلام احمد مرتضیٰ صاحب ناظر ڈگری آج کل ایک کیس کی وجہ سے پریشان ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس پریشانی کو دور فرمائے آمین۔

(مرزا احمد مرتضیٰ کاسر ضلع لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی سیرت و کردار اور مومنانہ اطاعت و توکل کے دلکش نمونے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصحاب اخلاص و عقیدت اور محبت و اطاعت کا ایک خاص رنگ اور نرالی شان رکھتے تھے وہ جب حضور کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوتے تو دنیا اور اس کے تمام ہموم و غموم سے بالکل بے تعلق ہو جاتے تھے وہ حضور کی اطاعت میں محو ہو کر دن رات خدا اور اس کے مقدس رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی محبت میں سرشار رہتے تھے۔ خدا تعالیٰ بھی ان کے اس مقام محبت و اخلاص اور مقام توکل کے مطابق ان کے ساتھ خاص سلوک فرماتا تھا۔ اس کی ایک دلآویز مثال سُنیئے:۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحب رضی اللہ عنہ (والد بزرگوار محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ لائلپور) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بڑے مقرب اور خاص صحابہ میں تھے۔ آپ جماعت کپورتھلہ کے انہی خوش قسمت بزرگوں میں سے ایک تھے جنہیں خدا کے برگزیدہ مسیح نے ان کی زندگیوں میں ہی یہ خوشخبری سنادی تھی کہ

"آپ لوگ اس دُنیا میں اور آخرت میں خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے میرے ساتھ ہوں گے"۔

(سیرت ظفر صـ۱۳۹)

یہی حضرت منشی ظفر احمد صاحب رضی اللہ عنہ اپنا ایک واقعہ یوں بیان فرماتے ہیں:۔

"میں سر رشتہ دار ہو گیا اور پیشی میں کام کرتا تھا تو ایک دفعہ مسلیں وغیرہ بند کر کے قادیان چلا آیا۔ تیسرے دن میں نے اجازت چاہی تو حضور نے فرمایا ابھی ٹھہریں۔ پھر عرض کرنا مناسب نہ سمجھا کہ آپ ہی فرمائیں گے۔ اس پر ایک مہینہ گزر گیا ادھر مسلیں میرے گھر میں تھیں کام بند ہو گیا اور سخت خطوط آنے لگے مگر یہاں یہ حالت تھی کہ ان خطوط کے متعلق وہم بھی نہ آتا تھا۔ حضور کی صحبت میں ایک ایسا لطف اور محویت تھی کہ نہ نوکری کے جانے کا خیال تھا۔ اور نہ کسی باز پرس کا اندیشہ آخر ایک نہایت ہی سخت خط وہاں سے آیا۔ میں نے وہ خط حضرت صاحب کے سامنے رکھ دیا۔ پڑھا اور فرمایا لکھ دو کہ ہم نہیں آ سکتے میں نے وہی فقرہ مجسٹریٹ کو لکھ دیا۔ اس پر ایک مہینہ اور گذر گیا۔ تو ایک دن فرمایا کتنے دن ہو گئے۔ پھر آپ ہی گننے لگے اور فرمایا اچھا اب چلے جائیں میں چلا گیا۔ اور کپورتھلہ پہنچ کر لا ہر چند اس مجسٹریٹ کے مکان پر گیا تا کہ معلوم کروں کہ کیا فیصلہ ہوا ہے۔ انہوں نے کہا منشی جی آپ کو مرزا صاحبؑ نے نہیں آنے دیا ہوگا۔ میں نے کہا کہ ہاں تو فرمایا کہ ان کا حکم مقدم ہے"۔

(سیرت ظفر صـ۶۹)

اسی قسم کی ایک روایت ایک اور جلیل القدر بزرگ حضرت مولوی عبداللہ صاحب سنوری رضی اللہ عنہ کے متعلق بھی آتی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے ان کے متعلق بیان فرمایا:۔

"ایک دفعہ وہ قادیان آئے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان سے کوئی کام لے رہے تھے اس لئے جب میاں عبداللہ صاحب سنوری کی چھٹی ختم ہو گئی۔ اور انہوں نے حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جانے کے لئے اجازت طلب کی تو حضورؑ نے فرمایا ابھی ٹھہر جاؤ۔ چنانچہ انہوں نے مزید رخصت کے لئے درخواست بھجوا دی۔ مگر محکمہ کی طرف سے جواب آیا کہ اور چھٹی نہیں مل سکتی۔ انہوں نے اس امر کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ذکر کیا تو آپ نے پھر فرمایا کہ ابھی ٹھہرو چنانچہ انہوں نے لکھ دیا کہ میں ابھی نہیں آسکتا۔ اس پر محکمہ والوں نے انہیں ڈسمس کر دیا۔ چار یا چھ مہینے جتنا عرصہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں رہنے کے لئے کہا تھا وہ یہاں ٹھہرے رہے۔ پھر جب واپس آ گئے۔ تو محکمہ نے یہ سوال اٹھا دیا کہ جس افسر نے انہیں ڈسمس کیا ہے۔ اس افسر کا یہ حق ہی نہیں تھا کہ انہیں ڈسمس کرتا۔ چنانچہ وہ پھر اپنی جگہ پر بحال کئے گئے۔ اور پچھلے مہینوں کی جو وہ قادیان میں گزار گئے تھے تنخواہ بھی مل گئی"۔ (سیرت ظفر صـ۶۸)

اِن ایمان افروز روایات سے ظاہر ہے کہ جو اصحاب خدا اور اس کے مامور کی اطاعت میں توکل کا اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہیں خدا تعالےٰ بھی ان کے ساتھ غیر معمولی سلوک فرماتا ہے اور کسی لحاظ سے بھی انہیں گھاٹے میں نہیں رہنے دیتا۔

(شیخ خورشید احمد)

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں داخلہ

تعلیم الاسلام کالج علوم جدیدہ کی تعلیم و تدریس کا ایک ایسا قومی ادارہ ہے جہاں دینی تعلیم اور اخلاقی تربیت پر بھی پوری توجہ دی جاتی ہے۔ نہایت صاف ستھرا اور پاکیزہ ماحول۔ دوسرے شہروں کی قباحتوں اور مسموم فضا سے مبرّا معاشرہ، مخلص اور محنتی سٹاف، ہوسٹل کی سہولیات، اخراجات مقابلۃً نہایت کم۔ اس قومی ادارہ سے زیادہ سے زیادہ مستفیض ہونا اور اسے کامیاب بنانا ہم سب کا مشترکہ فرض ہے۔ عنقریب نئے تعلیمی سال کا آغاز ہو رہا ہے۔ فرسٹ ایئر میڈیکل، نان میڈیکل اور آرٹس میں داخلہ سرگودھا بورڈ کے میٹرک رزلٹ کے دس روز بعد شروع ہوگا۔ احمدی والدین جو اپنے بچوں کو کالج کی اعلیٰ تعلیم دلانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ اپنے ذہین اور قابل بچوں کو مرکزِ سلسلہ میں دینی و دُنیاوی تعلیم کے لئے بھجوائیں۔ جہاں دوسرے گوناگوں فوائد کے علاوہ آپ کے بچّوں کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات سُننے اور براہ راست مستفیض ہونے کے بیش از بیش مواقع بھی میّسر آتے ہیں۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

بقیہ صـ۱: حضور کا الوداعی پیغام

آخر میں محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے نتائج کا اعلان فرمایا اور انعامات تقسیم کئے۔ طلباء میں خوب دار سندات تقسیم کی گئیں۔ اجتماعی دُعا کے ساتھ یہ تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

طالبات کی الوداعی تقریب زیر صدارت حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی الگ منعقد ہوئی۔ اور اجتماعی دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ ہر دو تقاریب کی مفصل رپورٹ انشاء اللہ بعد میں شائع کی جائے گی۔

آگے بڑھو اور اپنے عہد کو پورا کرو

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ نے فرمایا:۔

"تم نے جس شخص کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر یہ اقرار کیا ہے کہ تم اپنی جانیں اور مال اور اپنی عزت اور اپنی وجاہت سب کچھ اُس پر قربان کر دو گے وہ تم سے قربانی کا مطالبہ کرتا ہے اور تمہارے مال تم سے مانگتا ہے۔ تمہارا فرض ہے کہ تم آگے بڑھو اور اپنے عہد کو پورا کرو"۔

حضور رضی اللہ عنہ کے ارشاد کی روشنی میں تمام مجاہدین تحریک جدید سے اپیل ہے کہ وہ تحریک جدید کے مالی جہاد میں کئے ہوئے وعدے جلد از جلد پورے فرمائیں کیونکہ سال کے اختتام میں اب صرف تین ماہ باقی رہ گئے ہیں مومن کا وعدہ ایسا ہے جیسے ہاتھ میں دے دینا۔

(قائمقام وکیل المال اول تحریک جدید)

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

(مینجر)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۱۵۴